

AKHBAR
OUDH PUNCH
جلد ہشتم
Volume. VIII
1923
LUCKNOW
۱۹۲۳
اودھ پنچ
अखबार
अवध पंच
लखनऊ

جلد ۵ مضامین غیر نمبر ۲۶
مورخہ ۶ جولائی ۱۹۲۳ء

الزکیات

غزل

پارسی ہے یار میرا وہ اگر آئینہ ہے
عاشقوں تیرا آج جینا وہ ہو کے اک فقیر ہے

شیخ نے داڑھی بڑھائی ہے کہ اللہ کی پناہ
جس میں اچھا خاصا الو کا بڑا سا گھر ہے

ساربان کر نہ قافلے کے ٹھہرنے کا تیر ہے
وہ کہا تم میرے ہو تے ساربان کیونکر ہے

پڑھتے شیخ کے آگے ہے شریعت کی حد
شیخ جی بتلاؤ تو یہ کب سے تم جیسا گھر ہے

کھا کے ٹھوکر گر پڑے شاید کبھی تم بیر و صبوح
اپنے رو رہے ہے کنکر ہے تیر ہے
جا پہن منڈی میں بود و شکاری پینے کے لیے

دل مرا مولی ہے شلغم ہے گاجر ہے
تم کبھی ترپاؤ گے دل میں درد ناداں ہو
تم ہی بتلاؤ کہ دل کی دعا بھی کیونکر ہے

لطائف

(۱)

ہندوستانی کا فذا اخبار و رسائل کے مالک
دشمن کو اس آبادی کی مردم شماری کرانا چاہیے جو
انکے رسائل کو دل لگا کر پڑھتے تو ہیں مگر بل علیہ السلام
کا ذکر سنتے ہی دم دبا کے بھاگتے اور انگوٹھا دکھاتے
ہیں۔

(۲)

مسز کے: آج تمہارے اخبار میں عجب خبر چھپی ہے یعنی
ایک امیدوار نے بی بی کو چھوڑ پچاس و فقر کی قبول صورت
ٹائپ کرنے والی کو لے کر بھاگ گیا"
مسٹر کے: "وہ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے"
مسز کے: "یہ نا ممکن کی ایک ہی کہی۔ اس ہفتہ
میں ایسی ایک حیرت انگیز خبریں شائع ہو چکی ہیں۔
بھلا کس کس کو جھٹلاؤ گے۔
مسٹر کے: "ہو گا۔ جانے بھی دو"
مسز کے: "جانے بھی دو کے بھروسے نہ رہیے گا
میں سمجھتی ہوں کہ آپ کے دفتر میں بھی ایک ہی صورت
ٹائپ کرنے پر نوکر ہوئی ہیں"
مسٹر کے: "نوکر ہوئی ہیں نہیں نوکر ہوئی تھیں"
مسز کے: "پھر وہ کیا ہوئیں"
مسٹر کے: "ابھی وہ تو جب نوکر ہوئی تھیں جب ہی
میرے شریک کاروبار کے ساتھ منہ کالا کر گئیں"

(۳)

اجنبی: "میں ایک شریف زادی کی تلاش میں ہوں۔
مگر افسوس ان کا نام نامی اس وقت یاد نہیں رہا۔
کاش نام بھی ایسا ہی دلفریب ہوتا جیسی ان کی
صورت ہے جب سے دیکھا ہے تب ہی سے خیالی
تصویر آنکھوں کے سامنے پھرا کرتی ہے۔ وہ اسی
گرد و نواح میں رہتی ہیں بڑی بھولی صورت ہے
بڑی بڑی آنکھیں ہیں گورا مکھڑا ہے چاند سی پیشانی
ہے گالوں کے آگے سیب شرماتا ہے"
نوکر: "بس بس جناب۔ میں ان سے واقف نہیں
ہوں"
اتنے میں بالا خانے سے آواز آئی۔
"ٹھہریے۔ ٹھہریے۔ جناب میں ابھی حاضر
ہوتی ہوں۔"

(۴)

ایک صاحب کسی دیہاتی ہوٹل میں فروکش ہوئے
خادم کو ہدایت کر دی کہ بھئی مہربانی فرما کر بہت
تڑکے صبح کو مجھے جگا دینا۔ اور پڑ کے سو رہے۔
دوسرے دن تڑکے کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا
"اٹھیے جناب۔"
مسافر: "کون"
آواز: "پوسٹ مین۔ یہ خط لے جائیے"
مسافر صاحب آنکھ ملتے اٹھے۔ لفافہ دیکھا کہ اس
کی خط میں لکھا تھا۔
"حضرت! یہ بیداری کا وقت ہے"

(۵)

بڑے میاں: "بھئی اگر تمہاری شادی لڑکی سے
ہو گئی تو تم دونوں رہو گے کہاں؟"
نوجوان: "بالفعل تو یہیں رہنے کا ارادہ ہے"
بڑے میاں: "مگر یہ مکان تو بہت مختصر ہے"
نوجوان: "مگر مختصر کو مطول ہونا بھی ممکن ہے"

(۶)

رپورٹر: "آپ نے جس امیدوار کو میری ملاقات کے
لیے بھیجا تھا میں اس کا کیا حال بیان کروں
اس نے مجھ کو اس زور سے ٹھوکر رسید کی کہ میں سر
نیچے ٹانگیں اوپر زینے کے نیچے آ رہا"
اڈیٹر: "تو یوں کہیے اس نے کسی قدر سختی کے ساتھ آپ کی
بات ماننے سے انکار کر دیا۔"

(۷)

پادری: "اس جگہ کے باشندے عجب بد دماغ ہیں
کبھی مجھ سے خوش نہیں رہتے حالانکہ قبل اس کے میرا
تقرر جس مقام پر تھا وہاں کے لوگوں نے چلتے وقت
مجھے ایک چاندی کی گھڑی بطور یادگار دی اور بہت
بڑی تعریفیں کیں"
گرجے کا نگران: "حضرت! یہ کوئی بڑی بات نہیں
اگر آپ یہاں سے تشریف لیجانے کا حتمی وعدہ
فرمائیں تو چلتے وقت ایک طلائی گھڑی یہاں کے
لوگ آپ کے نذر کریں۔"
پادری: "کہیں ہمارے لارڈ کرزن صاحب تو اس
پادری کے بھیس میں باتیں نہیں کر رہے ہیں۔"

راقم

وحید

اک خر معدوم دہر میں

کوڑیاں تب جواہرات کے مول
کیسہ جُبّہ و جیب و قسمت کھول
خس و خاشاک کر کے ہیں ڈھیر
مٹ لوٹ ہو کر ہے اندھیر
(ہمدم ۱۹ جون ۱۹۲۲ء)

ہمارے کارآمدان خاص میں سے بعض ایسے کامل الفن کاریگر موجود ہیں جنہوں نے بن کوڑی پیسے رنڈی بازی کا سا زرطلب کام کیا اور برسوں نباہا۔ ان حضرات کے پاس مختصر لباس ایک جاڑوں کی اچکن ہے ایک جاڑے کا انگرکھا۔ وہ اور بہی گھر ٹنگے ہیں ایک چکن جالی کا کرتہ ہے ایک بابا آدم کے وقت کا شالی رومال ہے۔ اس مختصر سامان کو دیکھیے اور وضعداری کو دیکھیے صبح ہوئی کپڑے پہنے کسی متمول دوست کے گھر پہونچے ہار مونیم کی مشق ہوئی واہ واہ کی توقیں بہر آوردہ کا دال ہلایا کھانے کا وقت آیا اٹھے اور چلنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

"ارے حضرت کہاں کا ارادہ ہے؟"

"جی صاحب خاصہ تناول فرمانے کا وقت ہے بڑی سرکار رئیس جانی دولت دسترخوان بچھائے انتظار فرما رہی ہوں گی"

"ارے حضرت کہاں جاؤگے ٹھہرو آج ہمارے ساتھ کھانا کھا لینا"

"نہیں دیر ہو جائے گی تو نانی اماں ناراض ہوں گی۔"

"ابی کوئی بہانہ کر دینا"

غرض الامر معدوم ظاہری کے بعد کھانا کھایا۔ اب اور کوئی کام ہی نہیں ہے پڑے سو رہے یا ہومر کی ایک آدھ بازی کھیلی۔ ہوٹل میں شرکت فرمائی چائے پی۔ شام ہوئی۔ رئیس زادے کے ساتھ بن ٹھن کے تشریف لائے ہر کمرے کے جائے لیتے پھرے آخر ایک بہتری بیدم بیانگی نے بجانے کا شغل شروع ہوا۔ ہر تم پر آہ ہر تان پر واہ کرنے لگے چلتے وقت رئیس زادے صاحب نے انعام دینے کے ارادے سے دس روپیہ نکالے آپ کی سیرچشمی بھلا

اس تمیل کام کو کیا نظر سے دیکھتی ہیں۔ جب نواب صاحب کے آبا و اجداد کی فیاضیاں یاد دلاتے ہی کیا دس روپیہ دیتے ہو تمہارے باپ نے بسم اللہ جان کو بسم اللہ جان بنا دیا یہ کوٹھیاں یہ مکان یہ گاڑی گھوڑا یہ گاؤں گراؤں سب انھیں کی جوتیوں کا طفیل ہے۔ گلو والی نظیر کا ایک مجرا سنا تھا ہاتھ سے شروع کے اندر سے ہیرا برا اس کی انگوٹھی اتار کے حوالے کر دی بھلا پچاس روپیہ تو دو۔ واللہ اس شخص کی ثانی اگر آج مرگئی ہوتی تو روپیوں کا ڈھیر لگا دیتا۔ واہ کیا سُریلی تانیں لگائی ہیں کہ جی لوٹ پوٹ ہو گیا۔ بھئی نواب واللہ جو ہماری بات مانو تو اسے ذرا ذکر کرو۔ صورت شکل کی بھی اچھی ہے اور میں تو اس کے گانے پر جان دیتا ہوں کم بخت کا گلا ہے یا بانسری ہے۔ ابھی بالکیشری گائی تھی سماں باندھ دیا تھا۔ ابتک کان میں تانیں گونج رہی ہیں۔

بہرحال فیاضی کی یادگار قائم رکھنے کے واسطے رقم انعام رئیس صاحب نے دونی کر دی۔ رنڈی شکر گزار ہوئی کہ حضرت نہایت خیر خواہ ہیں۔ اتنی سی سفارش نے آمد و رفت کا دروازہ حضرت کے لیے کھول دیا آمد و رفت شروع ہوئی آج ایک رئیس زادے کے ساتھ آئے تھے کل دوسرے کو ساتھ لے آئے۔ اس سے بھی انعام دلوایا جیتا جاگتا چلتا پھرتا بولتا چالتا شریف صورت اشتہار موجود ہے تو اچاپت میں دیر ہی کیا لگتی ہے حضرت کو نقد کمیشن کی ضرورت نہیں۔ البتہ عشق کے بعد کارگزاری کے صلے میں جان عالم کی خاص ہی مل گئی۔ خالی شب آپ کے لیے نام کر دی گئی ہے۔

تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

اشعار کا یہ حال کہ جب بی صاحب مجرے جاتی ہیں گھر یاران کے سپرد کر جاتی ہیں ان کو کام ہی کیا ہے مزے سے حفاظت کے بہانے کابلی کی وضع

نباہتے ہیں۔ ہمارے ایک شاگرد نے تین چار روپیہ کے سرمایہ سے اپنا کام شروع کیا اور آج تک مزے سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ چھت میں موم لگا کے ایک ٹکیا چاندی کی اس میں چپکا دی۔ ایک خاص نواب پر ظاہر کیا کہ میں چاندی بنانا جانتا ہوں۔ نواب صاحب کو جو ہوس نے گھیرا تو تجربہ کو تیار کرنے۔ آپ نے کوٹھڑی میں انھیں کے ہاتھ سے جوا کنڈے کا الاؤ لگوا دیا دکھانے کے لیے میدان سے ایک بوتلی قرولی اور انھیں کے ہاتھ سے پارے میں اسکا عرق ڈلوا دیا دروازہ بند کر دیے آنچ کی حرارت سے موم پگھلا گیا الاؤ میں گری چلیے چاندی تیار۔ اعتقاد قائم۔ دونوں وقت نواب صاحب کے یہاں سے کھانا آتا ہے خاطر داریاں ہوتی ہیں۔ آپ نے نواب صاحب کو بجز ادیا ہے کہ اس نسخہ کا برتنے والا اولاد سے محروم رہتا ہے چنانچہ بندہ کو دیکھیے ابھی تک بے اولاد ہے نواب صاحب خوش اعتقادی کے مارے یہ اعتراض بھی نہیں کرتے کہ حضرت آپ کی شادی ہی نہیں ہوئی تو اولاد کیسی اور انتظار کر رہے ہیں کہ بیگم کے بیٹے سے تین چار چھنگی پوتے نکل ہیں تاؤ ٹھیک ہو جائے تو پھر اس نسخہ سے چاندی کی دیواریں کھڑی کر لیں گے۔

ہماری ایجنسی نے سرکاری حاکموں کو بھی سبق پڑھائے ہیں جن میں بڑے بڑے ڈپٹی کمشنر وزیر مشیر بھی شامل ہیں مثلاً ایک صاحب ڈپٹی کلکٹر ہیں مگر کاہلی کا گھونٹ گھٹی ہی کے ساتھ پی چکے ہیں انھوں نے سوال کیا کہ کاہلی کا نباہ نوکری کی حالت میں کیونکر ہو سکتا ہے۔ ہم نے جواب دیا کہ منشی سررشتہ دار جسے چاہو تمام کام اسکے سر تھوپ دو اور دورے کا زمانہ آئے تو رخصت لے لو علی ہذا القیاس ایک حکیم کاہل نے استفسار کیا کہ بہت دوڑ دھوپ کرنا پڑتی ہے کیا کروں۔ ان کو یہ نسخہ بتا دیا گیا کہ مطلب سمجھ کے کسی رئیس کی نوکری کر لو اور اس رئیس کو اپنی غفلت سے کبھی بے نیاز نہ ہونے دو۔ اور صورت دیکھی

درحقیقت بعض پر ہاتھ ڈال دیا جائے تو ذیل لاہور یا
ہو مگر گرم ہی کیے جاؤ۔ دہ کس غضب کی سرعت بعض
میں ہے اور آج کل میرے پر تیغ کے آثار بھی ہیں
آپ کوئی گرم اونی کپڑا پہننے چاہے شبنم گرتی ہو یا نہ
گرتی ہو صحن میں ہرگز نہ سویئے فلکس اور اونی
کپڑوں کی گرمی کم نہ کچھ رنگ لائے گی ایسی تدبیریں
تمہاری احتیاج کو کم نہ ہونے دیں گی۔ دن بھر میں
ایک آدھ مرتبہ حاضری دینا باقی وقت مزے سے
کاہلی کا نباہ کرنا۔

ایک جگت آشنا صاحب نے مشورہ لیا کہ جب
کی فہرست طولانی ہوگئی ہے دن بھر میں کسی وقت
جان نہیں چھوڑتے ان کو بھی یہ عادت تھی کہ ہر ایک
دوست سے فرمائش کردو۔ بھائی آپ سے ایک
کام ہے ذرا ڈپٹی کمشنر سے سفارش کر دیجیے
کہ میرے لڑکے کو نائب تحصیلداری کے لیے امیدوار
میں لے لیں۔ جناب خاں صاحب آپ تو پوسٹ
آفس میں ملازم ہیں نہ؟ میری دنا کے لڑکے کو
اسکول ٹیچر کروا دیجیے بڑی عنایت ہوگی۔ یار ذرا
ذری منڈی سے آموں کا ٹوکرا بھیجنا اوفوہ۔

اگر فرمائشوں کی بھرمار ہوگئی تو سمجھ لو کہ حلقہ احباب
خزانہ ہند کی طرح تنگ اور کیسہ مکان زر محبت
خالص العیار سے بالکل خالی ہو جائے گا۔ مسٹر لائڈ جارج
دو کثرت کار کی وجہ سے مستعفی ہو گئے اب زبانی
سٹے بیٹھے اڑاتے پھرتے ہیں اور مزے سے کاہلی
نباہ رہے ہیں۔ لارڈ کرزن وزیر خارجہ انگلستان
کا اندر نہیں کر سکتے ورنہ تمام دن بیٹھے تجویزیں پیش
کرتے رہتے ہیں یہ سب کچھ مشورہ ایجنسی سر پرست
کا حال و بیکاراں ہو رہا ہے۔ اور ان میں سے نمبر
ایک فرے اڑاتا ہے کہ میں خان خاناں اور
اڑائیں میاں فہیم۔ گورنر اور گورنر جنرل گرمیاں
میں شملے یا نینی تال پر رہتے اور کھلوت پرستی
کا نباہ کرتے ہیں۔ اور جب کبھی قدرے سردی پڑنے
لگتی ہے تو کونسل کے اجلاس شروع کر دیتے ہیں
ان جلسوں میں کاہلی کی برقی رو برابر کام کرتی
رہتی ہے۔ ادھر امیدوار سوال کسی نے کیا
اور کہہ دیا گورنمنٹ اس بات کا جواب دینا نہیں
چاہتی۔ فلاں امر زیر غور ہے۔ فلاں امر کی اطلاع
فلاں ذمہ دار محکمہ میں دی گئی ہے۔ فلاں مسئلہ
زیر بحث ہے۔ آنریبل ممبر نے چند سوال کیے پہلے
کا جواب نفی ہے دوسرے کا اثبات تیسرے کو
نیوٹرل چوتھے کا غیر متعلق پانچویں کا دریافت طلب
چھٹے کا آئندہ اجلاس تک ملتوی ساتواں سوال
واپس لینا چاہیے آٹھواں خارج از ذمہ گورنمنٹ
نواں بے ضابطہ دسواں نامعلوم گیارھویں کے
متعلق گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی تھی کوئی مناسب
تدبیر اسکے متعلق آنریبل ممبر نے نہیں بتائی۔

الحاصل کاہلی کا سلسلہ نا متناہی جھونپڑوں سے
لے کے عالیشان قصر شاہی تک ہے۔ پس کوئی وجہ
نہیں کہ ہماری ایجنسی اپنے کاروبار میں ترقی نہ کرے
لہذا بذریعہ اشتہار ہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ دنیا
میں عمل دست غیب کا یہی حقیقی وجود کہیں ہے
تو وہ ہماری ایجنسی میں ہے نظر توجہ سے ہمارے
اسناد ملاحظہ فرمایئے اور بجان و دل ہمارے
حلقہ عمل کی توسیع میں شریک ہو جایئے۔ جاؤ بیجا
اعتراضات کی خدمت اخبار نویسوں اور خدائی
فوجداروں کے سپرد کیجیے۔ عالم پسند حاکم پسند
شاہ پسند گدا پسند عامل پسند پیشہ ور پسند
عابد پسند زاہد پسند بلکہ دل پسند دنیا میں سوائے
ہمارے کام کے اور کوئی کام نہ ہے اور نہ ہوگا۔
وما علینا الا البلاغ۔

راقم
پیرو رام پوری

ملنا تھا میرے پاس سے کاہلی مجھے
کم بخت تو تو آ کے یہیں ڈھیر ہو گئی

ششماہی کے خریداروں کو جنتری کی جانب توجہ
کرنی چاہیے ماہ جون ختم ہو گیا۔ شروع سال سے جو
صاحب خریدار ہیں رجسٹر میں انکا نام نامی ششماہی
آخر کی قیمت ارسال فرمانے پر باقی رہ سکتا ہے۔
قیمت بذریعہ منی آرڈر۔ اور بحوالہ نمبر خریداری
عنایت فرمائیں۔ والسلام   مینیجر

اعلان عام

بعض مطلوبات

اس مشینستان میں آج کونسا کام ہے جو مشینیں
انجام نہیں دیتیں خیالات سنج مشین تک تیار ہو گئی
ہے جس میں خیالات کا وزن اور کشش دریافت
ہو جاتا ہے۔ سنتے ہیں اعمال تولنے کی ترازو بھی
حشر میں نصب کی جائے گی بعض مصالح سے اغراض
حال کے متعلق کچھ آلات درکار ہیں۔ موجدین سے
التماس ہے کہ توجہ کا لطف اس طرف بھی فرمائیں انعام
و اکرام کا مرحلہ خط و کتابت کے ذریعہ سے طے ہوگا۔

اگر ان مشین ذیل کے امور میں بکار آمد ثابت ہوئی
تو نقدی اور خطاب کے علاوہ جو مانگیں گے ملے گا۔

(۱) "سوراج شکن" یہ عجیب و غریب آلہ جس کا نام
سوراج طلبی ہے آجکل ملک بھر میں ہم مچ مچا رہے
ہو رہے ہیں۔ جسکو دیکھو سوراج سوراج کا وظیفہ پڑھ رہا
قید و بند تنبیہ و تادیب ڈنڈے بازی تذلیل
فائر پمپ سے پانی کا تریڑا جرمانہ کوئی ایسی تدبیر
جو اس مطالبہ کی وحشتناک آواز روکنے کے لیے
قابل عمل تھی کوئی ہو اٹھا نہیں رکھی لیکن کچھ فائدہ
نہ ہوا بنگال میں بعض حاکموں نے سوراج خواہوں
پر بالائے بام سے موت کی دھار بھی ماری مگر یہ
دھار لوگوں کی سوراج خواہی کو بہا نہ سکی۔

لہذا ایک مشین درکار ہے جسے ناف زمین پر نصب
کر دیں اسکی برقی رو طلسمی قوت ہر ایک زبان
میں پیوست ہو جائے۔ اور دنیا اون پٹان کے
طلسم میں پھنس کے ایسی شرن کھینچے کہ پھر زبان
نہ ہلا سکے۔ اگر اس مشین کی صورت کولھو کی سی ہو
تو زیادہ مناسب ہے ورنہ کولھو کی خاصیت ضرور
ہونی چاہیے تاکہ سوراج کا رس جسم سے نکل جائے
اور پھوک رہ جائے۔

(۲) "زر کش" جنگ کے ٹیکس عائد کیے گئے
کورٹ فیس یعنی قیمت انصاف بڑھائی گئی جنگل
کاٹے گئے منشیات بچانے گئے نوٹ ایجاد ہوئے
مگر خزانہ ہند کا دوزخ شکم کسی طرح نہ بھرا۔ افسوس

بالشویکس رائے دیتے دیتے عاجز ہو گئے اور اب تنگ آ گئے ہیں کہ جب تک پارلیمنٹ میں منظوری نہ ہو جائے اور خالی پیٹ پر پتھر نہ باندھا جائے اس وقت تک مجوزہ امداد کا بل منظور نہ ہوگا۔ لہٰذا ایک ایسی کمیٹی ایجاد ہونی چاہیے جو خانہ خرابی کے پیشِ نظر پتھر کی سل کی طرح باندھ دی جائے اور بوقتِ ضرورت اس پتھر پر ہاتھ مارا جائے اور اٹھا کر پھینکا جائے۔ ورنہ سابق آمنی سود کے ذریعہ جاتی رہی۔ قرضہ کا بار بڑھتا گیا اور حُسنِ انتظام کی شہرت میں دھبا لگ چکا ہوگا۔

(۳) قانون پروری۔ جس کو دیکھیے قانون ماننے سے بیزاری ظاہر کر رہا ہے۔ ناگپور میں جھنڈے کا معاملہ جو ارت قانونی کا ادنیٰ سا کرشمہ ہے۔ ورکنگ کمیٹی واحد ہے کہ مسٹر ... تین نون تلاش میں چلے آتے اور جھنڈے کے نیچے جمع ہو رہے ہیں۔ علیٰ ہٰذا القیاس قانون کا بت توڑ پھینکنے کے واسطے سازشی ٹولیاں فراہم ہو رہی اور خونریزی جس میں خانے جاری ہیں۔ ریاست ایکٹ نے قبل ازیں جو ادھم مچایا اس سے ہر ایک اخبار بین واقف ہے۔ مدعا یہ کہ آج ہندوستان میں ایک ایسی مشین کی ضرورت ہے جو قانون پروری کی روح تمام ملک میں پھونک دے اور سرکشی و سرفروشی کو مٹا دے۔ دشمن دوستی کا ماحول پیدا کر دے۔ خیر خواہی رسیدہ برگ کی صورت اُڑ جائے اور مروت و مروت خاک بسر ہو جائے۔

(۴) آزادی سلطنت اور بسکہ دنیا آجکل فی کس ہو گئی ہے اور یہ مرض ہندوستان میں پھیلتا جاتا ہے۔ کوئی شراب خانہ خراب کرنے کے درپے ہے تو کوئی دیگر مجرمات کو طلاق دلانے پر آمادہ۔ ان صاحبان کو نہ سرکاری نقصان سوجھتا ہے نہ مظلوم آمنی کی آہ و زاری سنتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت ہے ایک ایسے حواس سمجھانے کی جو خاص فوائد کے احساس کو ناپید کرے اور مادی ادنیٰ منافع کی چاٹ دلائے۔

بندہ مشتہر ایسے موجدوں کی قدر دانی کا ہر حال میں آمادہ ہے۔ درخواستیں مع تفصیل ترتیب دے کر فوراً بھیجیے۔

بلا مصلحت حکومت کی ساکھ بقلم احسان رقم

مولانا پیچ کی نوٹ بک

زود عطا العظیم زخم "تربت حیدرآبادی" ایران کا زلزلہ بھی کچھ کم نہ تھا کہ ۲ گھنٹہ لگاتار بارش نے اور بھی گھر کھنڈا کر دیا۔ سنتے ہیں کہ بہت سے مکان ڈھے گئے۔ مکین بچے گاتے پھرتے ہیں۔ آسمان کا بس بھی خاک نشینوں پر خوب چلتا ہے جاپان میں ہر سال جو سکو گر مار ڈالا تھا :

افغانستان میں ایک طرف توپیں تیار ہو رہی ہیں دوسری طرف شیشہ سازی کا کارخانہ جاری ہوا ہے۔ ایک توڑنے کی خبر ہے دوسری اٹھنے کی ایک تلوار شکن ہے دوسری زود شکن۔ دیکھیے پڑوسیوں کا شیشہ دل ان خبروں کو سُن کے کیونکر سالم رہتا ہے۔

نیپال اور نابھہ کی کشمکش کا افواہی نتیجہ اس صورت میں پیش کیا جاتا ہے کہ رئیس نابھہ کے اختیارات پانچ سال کے لیے ضبط کر دیے جائیں گے مگر ابھی تک کوئی تحقیقی اطلاع نہیں ہے۔ وجوہ جو کچھ ہوں لیکن بغیر کھلے اعلان کیے ہوئے معطل کی سزا قابلِ حیرت ہوگی۔

توکل علیہ الرحمۃ

گرچہ بارہا نا قدروں کا رونا ہم روتے پھرتے اور جناب عمروں مہمان کی طرح اپنے تئیں پچھاڑیں کھاتے چلے پھرتے ہیں۔ درختوں کو ہے کے ارادے سے بنے تھے قبریں آرام کرتے ہیں شاید انکی خاک پر برسیں ہیں تو ہمیں مبارکباد شہرت بارش کی خبر ہے آنکھ کھول کر جب دیکھا تو بات سب کا نام و نشان مٹا ہوا ہے۔ دیکھا اور آنسو بہائے جیسی تیاؤں۔

سنتے ہیں کہ گوالا گنج میں کوئی عبداللہ درزی رہتا ہے اس نے اپنی جہد و مساوات رواں پر نالش کی ہے۔ یہ عورت گھر سے نکلی تھی اب جدائی اور بے کسی گھر میں رہنا چاہا جب عبداللہ نے انکار کیا تو رواں نے تو دانے کے ڈول پھر پر ناکے جوڑ جیہ شروع کر دی اور ساری قطع بگاڑ دی چاقو سے تن کے ٹانکے ادھیڑ دیے خدا بھلا کرے محلہ والوں کا جنھوں نے رواں کی سوزن کاری سے جان بچائی۔

قومی جھنڈا الکھنؤ میں بھی آچلا ہے باقصد حکم رُدو پاروئو شوق و الشیر جا گیر کی تجویز ہے ۱۱ جولائی کو ایک جلسہ امین الدولہ پارک میں ہوگا۔ ہر شخص سے سفارش کی جائے گی کہ اپنے اپنے گھر پر قومی جھنڈا نصب کرے۔ دیکھیے اس جھنڈے کی لہر نے اگر یہاں کے خداوندِ ضلع کے دل میں تشنج پیدا کیا تو بُری ہوگی۔ ہماری رائے تو یہ ہے کہ اس بارے میں سکوت زیادہ مناسب ہے۔ جھنڈا ہے کوئی توپ نہیں بندوق نہیں۔ سوال یہ ہے کہ جھنڈے سواری کی کشتی یا شیئر گروہ کی پالیسی عنایت فرمائے گی یا لوگوں کو اپنے پاس سے لگاتے ہوں گے۔

شہر میں ایک جلی قلم اشتہار دیواروں پر چپکا یا گیا ہے اس اشتہار میں ہمارے دوست خواجہ حسن نظامی پر کفر کے فتوے کی اطلاع دی ہے خواجہ صاحب کی تحریروں پر بعض فقہائے ہند سے کفر کے فتوے حاصل کیے گئے ہیں اور اس طرح کفر فروشی نہیں تکفیر فروشی کی خدمت انجام دے کے کمال علما کی صورت نکالی گئی ہے۔ خدا ان ذرائع معاش سے دنیا کو محفوظ رکھے لوگوں کی پرورش بگڑتی ہے نئی نہیں ہے۔ کوئی نئی کمی ہوتی۔ کیا حیثیت ہے رسول اللہ تو اسلام کی مردم شماری بڑھانے کے واسطے خالی زبانی لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کو مسلمان بنا



حکومت :- آؤ شیرا! آؤ! اچھلو نہیں:

مسٹر پنچ :- ونٹرٹن صاحب کی رائے ہے کہ اس سگِ کاغذی کو استبدادی کا کھونٹا زیب دیتا ہے سلف گورنمنٹ کا کھونٹا گرم خوردہ ہے۔

جھمپو

نمبر ۲

بقیہ ۱۹ جون ۱۹۲۳ء

کب کھانا کیسا پینا۔ دنیا بھر کی دھینگا مشتی نے ہڈیاں نرم کر دی تھیں مجس ہو کے پڑ رہا۔ ارادہ خودکشی کے بعد یہ پہلا ماجرا تھا جو مجھ پر گزرا۔ علت کا علاج ہے عادت کا علاج نہیں۔

مس سلوکم کی قیمتی پوشاک اذکار رفتہ ہوگئی ہے بیچاری اپنے دل میں کیا کہتی ہوگی۔ لیکن گڑھے سے عبور کرنے کا اور کوئی طریقہ نہ تھا۔ وہ ہرگز اپنے بوٹ اور جرابوں کو نقصان پہونچائے بغیر راہ طے نہیں کر سکتی تھی۔ ان بوٹ آشامی جرابوں میں اٹھالی سایہ چڑھا کے کیچڑ منجھاتی تو شاید۔ افسوس مجھے یہی مشورہ دینا چاہیئے تھا۔

اب میرے اختیار میں صرف اتنا رہ گیا ہے کہ تحفہ تحائف بھیج کے لباس کا نقصان پورا کروں۔ سات ڈالر کی ایک انگوٹھی نذر کی۔ یقین ہے کہ اب آنسو پونچھ جائیں گے۔

میری شامت اعمال کہ آج رات کو مدرسہ سیتی میں تفریح کی غرض سے روانہ ہوا۔ لوگ سیاہ تختہ کی طرف متوجہ تھے میں دبے پاؤں گیا اور سب کے پیچھے بیٹھ گیا۔ فرد تختہ کے پاس کھڑا تھا اس نے ایک آدم کا نقشہ کھینچا تھا جس کی جڑوں میں کیچڑ پانی سے لبریز گڑھا بنایا گیا تھا اس گڑھے کے کنارے ایک لڑکی بیکسی کے عالم میں بیٹھی تھی کتا کھلونا لیے بھاگا جاتا تھا اور ایک دم دار میمون صورت آدمی کتے کے تعاقب میں تھا۔ مدرسہ کا ہال قہقہہ کی صدا سے گونجا۔ فرد نے کہا:۔

"دیکھو۔ اس جانگلو کو غریب لڑکی پانی میں سے کی وجہ سے گری تھی کتا کھلونا لے کے بھاگ گیا حضرت بھی اسے اکیلا چھوڑ کے اپنے ہمجنس کے ہمراہ چلدیئے"۔

میرے دوستو۔ اب اس وحشی نے اندمال زخم کے واسطے نیا نسخہ تجویز کیا ہے یعنی ایک انگوٹھی بھیجی ہے۔ بھلا یہ انگوٹھی اضافہ حماقت و بزدلی پر کیونکر خاک ڈال سکتی ہے۔ اگر اس وحشی کو سرکاری زولوجیکل گارڈن میں بھیجدیں تو بنی نوع انسان پر بہت بڑا احسان ہوگا"۔

آہ۔ بس۔

یہ کھلا اب تو کہ نوبت بگریبان آئی

شرم و غیرت کے کبوتروں نے دل کی ڈالی میں غٹرغوں شروع کر دی۔ جی میں آئی کہ آئندہ ان کمبختوں کو اپنا روئے سیاہ نہ دکھاؤ۔

رات بستر پر کروٹیں لے لے کے بسر کی۔ پچھلے پہر سے سفر کی تیاری کا لگا لگایا۔ سفری بیگ میں ضروری اشیاء سینت سنبھال کے رکھے۔ صبح ہوئی ابا سے کہا "ابا خدا حافظ۔ گزشتہ ماہ میری ذات سے جو نفع آپ کی فرم نے اٹھایا ہے اس کا حصہ عنایت فرمایئے"۔

"اماں۔ خدا نگہبان اب میں ایسی جگہ رہوں گا جہاں کسی کی رسائی مجھ غریب تک نہ ہو سکے۔ دل میں یہی ارادہ ہے۔ ہائے یہ ذلت کن آنکھوں سے دیکھوں۔ وہ دن دور نہیں کہ تمہارے بچہ کی نقلیں تھیٹر کے اسٹیج پر کی جائیں گی اور اس توہین سے دنیا اپنا دل بہلائے گی۔

جی میں ٹھانی ہے کہ چل ایسی جہاں کوئی نہ ہو
مہربان کوئی نہ ہو نامہربان کوئی نہ ہو
کھائیے افیون کی جا الیوے کا ست اگر
ڈالنے والا گلے میں انگلیاں کوئی نہ ہو
دیجیے کیچڑ میں غوطہ گر کسی محبوب کو
خندہ زن کوئی نہ ہو گریہ کناں کوئی نہ ہو

اچھا اے خدا کو سونپا جب پاؤں کا بیکار کسی نقطہ پر لگے گا تو وہاں سے خط لکھوں گا"۔

ایک سو تیس ڈالر کی رقم جیب میں ڈالی۔ نو بجے نیویارک اکسپریس سے روانہ ہوگیا۔ چلنے کو تو چلا مگر شامت پیچھا چھوڑنے والی نہیں ہے۔ گاڑی کے ہر کمرے میں کھچا کھچ مسافر بھرے ہوئے ہیں۔ کہاں بیٹھوں۔ بد اخلاقی دیکھیے کہ دستوں میں سے ایک اپنی جگہ سے نہیں کھسکتا گویا ہم آدمی ہی نہیں یا ہم نے کرایہ ہی نہیں دیا۔ ایک خوش وضع جوان عورت کے نزدیک تھوڑی سی جگہ خالی تھی ڈرتے ڈرتے اس کے پاس پہونچا اور کہا:۔

"مس"

لاحول ولا قوۃ۔ پتھر میں آواز کہاں۔

پھر "مس"

اس نے کڑوے تیور ڈالے میرے سراپا پر نظر عمیق ڈالی اور دوسری طرف دیکھنے لگی۔ ایکی زری زور سے کہا:۔

"مس"۔ ساتھ ہی دل میں سوال پیدا ہوا کہ خدا جانے بیاہی ہیں یا کنواری غالباً اس عورت کو علم غیب میں کچھ دخل ہے یا میرا سوال دل میں نہ ٹھہرا اور زبان کے پالنے سے پاؤں نکال بیٹھا۔ انھوں نے جواب دیا۔ "جی ہاں۔ پھر آپ کون ہیں؟ قاضی؟ منگنی بھی ہو گئی اور اسی ہفتہ میں اللہ نے چاہا تو شادی بھی رچ جائیگی"

اس سوال و جواب سے مسافروں میں کھلبلی پڑی۔ کوئی کھلکھلا کے ہنسا کسی نے مسکراہٹ پر قناعت کی۔ اُدھر میری شرم نے پھر گلو فشاری کی مشق شروع کر دی۔ پچھلے پیروں پلٹا اور کھسکتے کھسکتے دوسرے کمرے میں پہونچ گیا۔ یہاں ایک سہا سہاگن بڑی بی کنگھی چوٹی سے لیس۔ گہنے پاتے سے آراستہ بیٹھی تھیں۔ انکی ناک کھٹیلے جوتے کی نوک تھی۔ بل کھائی ہوئی۔ گال چوسا ہوا آم۔ نیلی عینک نور علی نور۔ جھریاں پڑے گال پھٹا ہوا ربر کا پچکا۔ مگر تھیں نہایت خوش گو دو گھنٹہ ٹکٹکی لگا کے دیکھنے کے بعد چوتڑ سرکایا، ورنہ لگیں جائیں بیٹھ جاؤ۔ جگہ موجود ہے۔ نہیں ہوتی تو دل میں جگہ کافی ہے۔

ساتواں باب

نئی مصیبت

اللہ رکھے ان بڑی بی کو ابھی ہم نشینی کو پانچ منٹ بھی نہ گزرے ہوں گے کہ انہی ماتانے کر دانی کا سماں دکھانا شروع کر دیا۔ کبھی کانوں پر ہاتھ پھیرتی ہیں۔ کبھی چپکے سے گنگناتی ہیں کبھی مسکراتی ہیں کبھی ٹھلاتی ہیں۔ غرض ٹکا ہوں بیٹھا ہوں۔ میں کھا سکتے جاتی ہیں عورت کا ہے کو ڈائن۔۔۔

دل نے لگ گیا ٹھیک ساعت سے چلے تھے جو اس جان کا قائم مقام بھی جلدی مل گیا۔ اُمید ہے کہ دوران مسافرت میں اپنی شفقت نہایت بجا آمد ہونگی۔ بڑی بی کے قرب اگرچہ بے جا بے تکلفی کی حد تک پہونچ گئے تھے تاہم مجھے ان سے کوئی تکلیف نہ تھی۔ وہ اُٹھلیں شغلی بھی کھلا سسکیاں بھرتی ہمر کرنے کا عالم دکھائی تمھیں نہ میں ساتھ والی نشست گاہ کے سُرخ گچے پر نظر جمائے وقت کاٹ رہا تھا۔ آخر تمر قرآنی کا بستی قریب آ گیا میں اُٹھنے لگا

بڑی بی: کیوں پیارے کیا تم نیوارک جا رہے ہو؟

میں: جی ہاں۔

بڑی بی۔ بیشک تمہارے کیا اچھی بات ہے۔ میں بھی وہیں جا رہی ہوں۔ خیر سچ کہوں اکیلے سفر کرنے میرا کلیجا دھڑکتا ہے۔ چلو جہاں تم ٹھہرو گے وہیں میں بھی اُتروں گی۔ ایک سے دو بھلے۔ میری وجہ سے تمھیں بھی آرام رہے گا۔ اے ہاں گھر کی رونق عورت کی ذات سے ہے۔ آدم کی ضرورت ہے۔ میں ٹوپیوں کی سوداگری کرتی ہوں۔ بہار کا زمانہ قریب ہے گرمی کی ٹوپیاں خریدوں گی۔ اگر تم اس کاروبار میں شریک ہو تو بہت مناسب ہے۔ واللہ جانتا ہے کہ تمھیں کیا ہے خدا جانے کہاں کی محبت پیٹ پڑی ہے کبھی میں نے اپنی عمر میں تم سے بہتر نوجوان کھیلا چھیلا تر سیلا چھبیلا کم سخن بے برن چنگا بھولا نہیں دیکھا۔ آج کل کے بدمعاش لچے لفنگے رسے لونڈوں پر خدا کی سنوار پھیلوں چار بگھار ہوں پانچ۔ شیطان کی دُم میں خدا بندھے میں بھلا میں ایسی ہوشیار نہ ہوتی تو ان مکاروں کے پھندے میں پھنس کے اپنا کتنا چھل کب کا گوا چکی ہوتی۔ ماشاءاللہ اُس ماں کی مانگ کوکھ ٹھنڈی رکھے جس نے تم سا لال جنا۔ اے کیوں نہ ہو۔ اچھوں کے اچھے ہی ہوتے ہیں۔

میں: اماں میری پیاری اماں سب اچھی آدمی ہیں۔

بڑی بی: بیشک۔ تم خوش نکلے ہو۔ اسی سے تو تمھیں ایک ہی نگاہ میں تاڑ گئی میری آنکھیں بھی جوہری ہیں کوڑے میں ہیرا اُٹھا لیتی ہیں۔ مگر تم تو بے بناوٹ اُٹھائی گیروں اچکوں سے میں دور بھاگتی ہوں۔

میں: کیا تمہارے پاس کوئی بھاری رقم ہے؟

بڑی بی: اے رقم تھوڑی کا کیا ذکر ہے۔ میرے پاس ہنڈیاں ہیں نقد روپیہ نہیں ہے ہنڈیاں نقد میں گٹھڑی میں بی ہیں۔ گھر میں جو بن کے لاکھوں کا ذکر کرتے بھی ہو پیدا یا مال گئے اور پھر گھر میں بیاہ کا پیغام دیتے پھرتے ہیں پھر جب اپنا مطلب نکل گیا تو کہاں کے تم کہاں کے ہم۔ خدا ان موذیوں سے کنواری بھولی بھالی لڑکیوں کو کیوں کر بچائے اور مسافر جوان لڑکیوں کو وارستگی کا پڑا ہوا مال سمجھتے ہیں۔ ابھی ابھی جہاں تم بیٹھے ہو وہیں ایک صاحب بیٹھے مجھے بھی شادی کا پیام دے رہے تھے۔

میں۔ ایں شادی؟

شادی کا نام سنتے ہی میرے تلووں میں چیونٹیوں نے چٹکی لگا دیا۔ کود کے بھاگا۔ یا اللہ یہ کیا آفت ہے ارے اس عمر کے صاحب سے کون شادی کرے گا؟

بڑی بی: کیوں کیوں تم کیوں ڈر گئے۔ شادی ہی شادی نہیں۔ آؤ بیٹھو۔

میں: میں کہتا ہوں وہ کون ایسا احمق ہوگا جس نے تمھیں ضعیفہ کو بیاہنے کا ارادہ کیا۔

بڑی بی: ارے تم یہاں تو آؤ۔ پھر سب معاملے ہو جائے گا۔ یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ لوگ جہاں جہاں عورتوں کو اکیلا پاتے ہیں ایسی ہی باتیں کرتے ہیں۔ ارے آؤ بیٹھو تمھیں میری جان کی قسم گھبراؤ نہیں۔

میری عادت انکار کی نہیں ہے۔ انکار کرتے شرم آتی ہے۔ بیلے کی خریداری اسی شرم کی بدولت ہوئی تھی۔ ایک عورت وہ مائی اماں ہی سہی۔ چاہ پیارے بلاتی ہے اس سے انکار کس طرح کروں۔ آخر آ کے بیٹھا کوئی دوسری جگہ بھی خالی نہ تھی۔

بڑی بی: پیارے سنو۔ مجھے ایک محافظ کی ضرورت ہے جو بڑھاپے کا سہارا عصائے پیری شریک حال ہمیشہ گو رہو۔ اور اس میں بھی کوئی کلام نہیں کہ مسافرت کے عالم میں تم کو بھی ایک کفیل کی ضرورت ہے۔ تم بھی کسی کاروبار میں اپنا روپیہ لگا دو گے۔ پھر ٹوپی کی تجارت کوئی بُری تجارت نہیں آؤ ہم تم ہر طرح کی شرکت کا عہد کر لیں۔

میں: میں ٹوپیوں کی تجارت سے واقف نہیں۔

بڑی بی: کوئی ایسے لکھے ہوئے۔ اتنے بڑے بساط خانے کی نیبری کی بھی تم تھے رہے۔ بھلا کوئی بساط خانہ سنبھال چکا ہو تو اسکے نزدیک ٹوپیوں کا سودا سنبھالنا کتنی بڑی بات ہے؟

میں: مگر مجھے اس کام میں دلچسپی نہیں۔

بڑی بی: ارے تو تم سے کام کرنے کو کون کہتا ہے سودے کا دیکھنا بھالنا بیچنا کھرچنا سب میرے ذمہ۔ تم فقط ڈاک میں روانہ کرنا خطوں کا جواب لکھنا ہیڈ ہو جو ایکسیڈ ڈالر سالانہ سے کم نفع ہو۔

میں: میری یہ نوکری بھی تھوڑی ہے صرف ایک سو تیس ڈالر ہیں۔

بڑی بی: ارے روپیہ کی تمہارے غلاموں کو کمی نہیں۔ اپنے بازو کی کمائی سے اپنا روپیہ سمجھو دوسرے نہ کسی کے روپیہ پیسے کی بھوکی نہیں ہے پیارے دُنیا میں محبت بڑی چیز ہے۔ مجھ سی چاہنے والی دُنیا کے پردے پر نہ ہوگی۔

بڑھیا نے پیار کی نگاہوں سے دیکھا۔ اور میری جان پر آفت نازل ہوئی شرم کی گرمی سے ٹھنڈے ٹھنڈے پسینے آنے لگے۔ ہاتھ پاؤں برف۔ سر بالائے سینہ نگشائی سے مصروف سرگوشی۔ بڑھیا بجائے کا کانٹا بن کے دامن میں اُلجھی میں لکھتا ہوں وہ بڑھی جاتی ہے کبھی رانوں پر ہاتھ رکھ دیا کبھی مسکرا ہاتھ دبا لیا۔

بڑی بی: کیوں کیوں جانی طبیعت کیسی ہے آؤ ذرا نڈھال اُٹھا دوں سردی اسوقت زیادہ ہے میرے بچے اے تم پیارے کوئی کام نہ ہو جائے۔

اُف۔ میرے اللہ ضعیفہ محل کی داستانیں کو وسواس کی چوٹی پوشیدہ ہے محبت کا داؤ گشت دل کو پامال کیے ڈالتا ہے۔ ہائے کس غضب میں جان پھنسی۔ اس سے تو اپنے وطن ہی میں اچھے تھے جائے لوگ خطوں میں اُڑاتے تو میرا کیا بگڑتا تھا۔

بڑی بی: دیکھو پیارے میں تم کو ایک ہی دفعہ کہتا چاہنے لگی ہوں ارے بُرانے چاولوں میں عجب مزا ہے چاولوں کی مچھ کریوں کی بات اور گدھے کی لات برابر ہے زیادہ نشین کرکے عاشق کی جان نکال لیتی ہیں۔ دیا



ہندوستان کی سب سے زیادہ حیرت انگیز اور مشہور دوا

سرمہ اکسیر چشم

ناظرین!

اگر آپ اپنی آنکھوں کو ستاروں کی مانند روشن کرنا چاہتے ہیں؟
اگر آپ دنیا کی سیر سے زندگی کا لطف اٹھانا چاہتے ہیں
اگر آپ اپنی بینائی ہمیشہ کے لئے قائم رکھنا چاہتے ہیں
اگر آپ زیادہ سے زیادہ دیر تک لکھنے پڑھنے کا کام کرنا چاہتے ہیں
اگر آپ اپنی آنکھوں کو تمام امراض سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں

تو

صرف سرمہ اکسیر چشم استعمال کیجیے
کیونکہ

سرمہ اکسیر چشم [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]

[illegible]

دواخانہ کی ایک نہایت عجیب [illegible] کتاب
[illegible]
[illegible] مفت طلب فرمائیے گا

ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ فدائے طب حکیم راج نرائن
دہلی

فرح بخش طلا

کجی۔ نامردی اور کمزوری کے لیے فرح بخش ہے اور یہ قوت پیدا کرتا ہے۔ تندرست اور معمولی مریضوں کے لیے عجیب تماشا ہے۔ اسکے لگانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے اور روز اول کیفیت خاص محسوس ہوتی ہے۔ چند روز استعمال سے پوری شبابی حالت پیدا ہو جاتی ہے قیمت فی بکس [illegible] نمونہ کا بکس صرف [illegible] محصول ڈاک۔

مدل اینڈ کمپنی
پوسٹ بکس ۸۹۳ رنگون ملک برہما

ہر بیماری کا علاج خود کرلو

[illegible]

المشتہر منیجر دفتر [illegible] حکمت علی گڑھ شہر (یو۔ پی)

فہرست کتب

جو نہایت مفید اور قابل دید کتابوں پر مشتمل ہے بغرض رفاہ عام مناسب اور نازل قیمت پر فروخت کی جا رہی ہیں۔ آج ہی ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیے۔

ملنے کا پتہ

منیجر صاحب انسٹی ٹیوٹ پریس
علیگڑھ

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

سدھا سندھو

بلا اپریشن کی دوا

[illegible]

دور ونج گیسری [illegible] داد کی دوا

بلا کسی جلن اور تکلیف کے داد کو صرف [illegible] میں آرام کر دینے والی یہی ایک دوا ہے قیمت فی شیشی [illegible] [illegible]

بال سدھا

[illegible]

پتہ:۔ سکھ سنچارک کمپنی متھرا

اخبار ہندوستان۔ لاہور

اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار گزشتہ جنوری سے لاہور سے شائع ہو رہا ہے۔ تمام اخباری دنیا نے اس اخبار کو بہترین ہفتہ وار پرچہ تسلیم کیا ہے۔ اس میں ہر ہفتہ دلچسپ سوشل کہانیاں سیاسی نوٹ اور چٹکلے۔ عورتوں کے اخلاقی مضمون دنیا کے واقعات اور زبردست لیڈنگ مضامین امریکن اخبارات کے تراجم شائع ہوتے ہیں۔ اس اخبار میں ہر قسم کے مضامین درج ہوتے ہیں۔ ایڈیٹوریل سٹاف میں نہایت کہنہ مشق اخبار نویس شامل ہیں۔ اس گرانی کے زمانے میں اخبار کی ضخامت ۲۸ صفحے ہے۔ جو کسی اردو اخبار کی نہیں چندہ سالانہ صرف [illegible] ہے۔ نمونہ درخواست آنے پر مفت بھیجا جاتا ہے۔

جو منیجر ہندوستان لاہور سے طلب کریں

[illegible] ہیضہ سے [illegible] والے [illegible] ادویہ

جواہر [illegible]

یہ دوا ہیضہ - تخمہ - اسہال شدید میں اکسیر کا کام کرتی ہے پہلی ہی خوراک سے مریض کو سکون ہوتا ہے حالت کیسی ہی خراب ہو آنکھوں میں حلقے پڑ گئے ہوں [illegible] ہو گئی ہو لیکن اس دوا سے بجز قضا [illegible] ہوتی ہیں اور [illegible] ہوتی ہے [illegible] ہر حالت میں مفید ہے [illegible] میں [illegible] فائدہ کرتی ہے [illegible] ان کے علاوہ بیشمار بیماریوں کا دافع ہے ہر شخص کے گھر میں اس شیشی کا ہونا بہت [illegible] ہے شیشی کلاں [illegible] خرد [illegible]

حسب فاد زہر

یہ نسخہ حکمائے متقدمین کا ہے [illegible] کے لیے [illegible] [illegible] تمام زہروں کا تریاق ہے قیمت فی درجن [illegible]

فہرست کلاں طلب فرمایئے مفت روانہ ہوگی

امراض وبائیہ و بالخصوص ہیضہ سے بچنے کے تدابیر

اطبائے دواخانہ معدن الادویہ کا بیش بہا مشورہ

۱- جہاد اور گشادہ مکان میں رہنا جس میں دھوپ و ہوا کافی گزرتی ہو۔
۲- گرد و کرکٹ - کیچڑ وغیرہ سے مکان کو صاف رکھنا - دن میں دو تین مرتبہ لوبان - صندل - کافور - اگر - برگ ترنج - برگ جھاؤ وغیرہ کا جلانا۔
۳- کافور کا ہر وقت اپنے پاس رکھنا اور سونگھنا - سنبل الطیب - گل [illegible] - [illegible] وغیرہ کا پاس رکھنا اور سونگھنا۔
۴- سرکہ خاص ۶ ماشہ جوانوں اور بوڑھوں کو اور ۳ ماشہ سے ڈیڑھ ماشہ تک بچوں کو روزانہ صبح کو پلایا جائے - زہرمہرہ خطائی ایک رتی - [illegible] ایک رتی کا روزانہ [illegible] سے گلاب [illegible] حل کر لینا [illegible] پانچ [illegible] کی ۳ عدد کالی مرچ پیس کر پینا۔
۵- کثرت سے جلنا - زیادہ محنت و ریاضت - [illegible] [illegible] سے پرہیز کریں۔
۶- [illegible] کا استعمال [illegible] [illegible] ہوں۔
۷- فصلی میوے [illegible] [illegible] - امرود [illegible] کھیرا - [illegible] - [illegible] کی دال - [illegible] کی دال - [illegible] وغیرہ اشیا سے سخت پرہیز کریں۔
۸- [illegible] [illegible] نقصان [illegible] ہے پرہیز کرنا چاہیئے۔
۹- ہیضہ کے مریضوں کی تیمارداری میں بھی کافی احتیاط ضروری ہے - تیماردار و عیادت کرنے والے [illegible] [illegible] مریض کا گرد صاف و ہوادار ہو [illegible] [illegible] مریض کے کپڑے صاف [illegible] [illegible] [illegible] ہو جائے۔

ہر قسم کا طبی مشورہ بلا کسی فیس کے حاصل ہو سکتا ہے

منیجر دواخانہ معدن الادویہ - وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

امراض وبائیہ و ہیضہ سے حفاظت رکھنے اور صحت درست رکھنے والے مجرب ادویات

حافظ طاعون و ہیضہ

یہ دوا امراض وبائیہ میں بطور حفظ ما تقدم استعمال کی جاتی ہے خصوصاً فصل طاعون میں بے انتہا مفید ہے اس کے استعمال سے [illegible] [illegible] ہوتے [illegible] اس کا استعمال [illegible] [illegible] کرتے ہیں قیمت فی [illegible] [illegible] خرد [illegible]

عرق ہاضم تریش

یہ عرق ہیضہ اور تخمہ سے حفاظت کرتا ہے [illegible] خرابی کو دور کرتا ہے [illegible] [illegible] ورم جگر - استسقا - [illegible] [illegible] نفع کرتا ہے - پیٹ کے کیڑوں اور [illegible] کو مار کر نکالتا ہے - پیٹ کے درد کو دور کرتا ہے اور [illegible] کو ہضم کرتا ہے۔
فی شیشی کلاں [illegible] خرد [illegible]

اپنا پتہ و نام صاف لکھیے اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے

ایک فلسفی یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین سابق جج ہائیکورٹ الہ آباد کے علاوہ [illegible] مصنفات و [illegible] تصنیفات میں جنہوں نے اردو زبان کو علمی زبان بنا دیا ہے [illegible] [illegible] جایئے اور کام [illegible] آدمی بنا چاہیئے تو [illegible] زندگی کی قیمت بڑھایئے۔
علم الاخلاق - [illegible] [illegible] کے کورس میں داخل تھی - [illegible] [illegible] [illegible] میں شامل تھی۔
مجلد قیمت مع محصول ڈاک . . . . [illegible]
افراد کا سبب - [illegible] [illegible] - اردو [illegible]
الدین اور الکون - یعنی مطابقت مذہب و سائنس [illegible]
امور عامہ - عربی - فلسفہ [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] کو [illegible] معقول دیا جائے گا۔

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مفت مفت

ویدودیا

دولت - راحت - تندرستی - اور آبادی نسل کی سیدھی راہ بتلانے والی کتاب ویدودیا ۲۰۸ صفحہ کی [illegible] [illegible] [illegible] ہندوستان کی مروجہ [illegible] زبانوں میں چھپی ہوئی پانچ [illegible] لاکھ کا پیان [illegible] ہم مفت [illegible] کے لیے تقسیم کر چکے ہیں [illegible] صرف ایک پوسٹ کارڈ [illegible] بھیجنے سے [illegible] مفت بھیجی جاتی ہے جلد منگایئے اور مطالعہ کر کے نفع اٹھایئے

ملنے کا پتہ

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس

جام نگر کاٹھیاواڑ - برانچیں بمبئی - کلکتہ - مدراس

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible] [illegible] [illegible] جمع کرنا ہوگا۔
(۲) زر جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔
(۳) پانچ پرچہ [illegible] سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی۔
(۴) بحساب روانہ [illegible] پرچہ [illegible] اور [illegible] کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔
علاوہ خاص حالتوں کے پرانے پرچہ واپس نہ لئے جائیں گے۔
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
(۲) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ممتاز المطابع پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ میں باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین مالک و ایڈیٹر طبع ہوکر شائع ہوا